© rasailojaraid.com

انصار عباسی

کیا یہ وہی ملالہ ہے؟

ملالہ یوسفزئی کی کتاب "I AM MALALA" پڑھ کر دکھ ہوا۔ سولہ سالہ بچی پہلے طالبان کے ظلم کا شکار ہوئی، اب ایسے لوگوں کے ہاتھوں چڑھ گئی جو اُسے اسلام اور پاکستان کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ ایک بچی جس پر پہلے ہی ایک قاتلانہ حملہ ہو چکا ہو اور اللہ تعالیٰ نے ایک معجزہ سے اُس کو نئی زندگی بخشی، اب اُس کو ایسے معاملات میں گھسیٹا جا رہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے انتہائی حساس نوعیت رکھتے ہیں اور جس کی وجہ سے اُس کی زندگی کو پہلے سے موجود خطرات میں بیش بہا اضافہ ہو جائے گا۔ کتاب پڑھ کر مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ بے چاری ملالہ استعمال ہو گئی۔ ورنہ ایک کتاب جس میں ایک بچی کی اپنی زندگی، اُس کی تعلیم کے حصول کے لیے جدوجہد اور قاتلانہ حملہ کی کہانی ہونی چاہیے تھی اُس میں ملعون سلمان رشدی کی کتاب "The Satanic Verses" کے حوالے سے آزادی رائے کے حق میں بات کرنا، اللہ کے تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے قانون کے نفاذ پر اعتراض اُٹھانا، ناموس رسالت کے قانون کو پاکستان میں سخت کیے جانے کی بات کرنا، قادیانیوں اور مسیحی برادری پر پاکستان میں حملوں اور یہ کہنا کہ احمدی (قادیانی) اپنے آپ کو تو مسلمان کہتے ہیں جبکہ ہماری حکومت اُن کو غیر مسلم سمجھتی ہے، ایسے موضوعات تھے جو مسلمانوں اور اسلام مخالف قوتوں کے درمیان تناؤ کا باعث بنتے ہیں۔ یہ معاملات ایک سولہ سالہ بچی کی سمجھ سے بہت بڑے ہیں مگر ملالہ کا نام استعمال کر کے ان معاملات کو اس انداز میں اُٹھایا گیا جو عمومی طور پر مسلمانوں کو دکھ پہنچاتے ہیں۔ مجھے ذاتی طور پر کتاب پڑھ کر جس بات کا بہت دکھ ہوا کہ بار ہا ملالہ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا (Holy Prophet) حوالہ دیا مگر ایک مرتبہ بھی صلی اللہ علیہ وسلم (Peace Be Upon Him) نہیں لکھا۔ میں نے تو غیر مسلموں تک کو Prophet کے ساتھ PBUH لکھتے دیکھا ہے مگر ملالہ کے نام پر جو کیا گیا وہ نہ صرف کسی مسلمان کے شایانِ شان نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کے برخلاف ہے جن کے مطابق ہر مسلمان کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آنے پر صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہنے پر سخت وعید ہے۔ میرے لیے تو یہ بات بھی ناقابلِ یقین ہے کہ سوات جیسے علاقہ سے تعلق رکھنے والی ایک بچی جو خود سر پر چادر لیے بغیر باہر نہ نکلتی ہو وہ اس بات پر احتجاج کرے گی کہ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں لڑکیوں کو ہاکی کھیلتے وقت نیکر (short) پہننے سے کیوں روکا گیا اور انہیں پاجامہ (baggy trousers) پہننے پر کیوں مجبور کیا گیا۔ ملالہ کے نام سے کتاب میں یہ بھی لکھ دیا گیا کہ پاکستان ہندوستان سے تینوں جنگیں ہارا۔ ملالہ کا جنرل مشرف کی روشن خیالی کے حق میں بات کرنا اور جنرل ضیاء مرحوم کو اُن کی اسلامائزیشن کی پالیسیوں کی وجہ سے اس حد تک جانا کہ ضیاء مرحوم کی شکل کا مذاق اُڑایا جائے کوئی اچھی بات نہیں۔ کتاب میں ملالہ پر اس کے والد ضیاء الدین یوسف زئی چھائے ہوئے نظر آئے۔ اس کو پڑھ کر احساس ہوتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ ضیاءالدین کوئی بہت بڑا ہیرو ہے جس کے لیے یہ کتاب لکھی گئی۔ ملالہ کے ہر دوسرے جملہ میں اُس کے والد کا حوالہ اور اُن کے خیالات کا اظہار ہے اور اسی وجہ سے ملعون سلمان رشدی جیسا معاملہ کتاب کا حصہ بنا۔ اس ملعون نے ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُمّہات المؤمنین کے متعلق توہین آمیز کتاب لکھی۔ ملالہ کہتی ہے کہ اُس کے والد اس کتاب کو اسلام مخالف سمجھتے ہیں مگر وہ آزادی رائے کے حق پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ ملالہ کو شاید یہ خبر بھی نہ ہو کہ جو اس نے لکھا یہی تو اسلامی دنیا کا مغرب سے جھگڑا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہماری مقدس مذہبی شخصیات اور عقائد کا مذاق نہ اُڑایا جائے اور نہ ہی اُن کی توہین کی جائے مگر مغرب وہی بات کرتا جو ملالہ نے اپنی کتاب میں کی۔ ہم تو لعنت بھیجتے ہیں ایسی آزادی پر۔

کتاب پڑھ کر لگتا ہے کہ ملالہ اپنے باپ سے محبت کرتی ہے۔ اگر کوئی آزادی کے چیمپیئنز کو اور ان کے والدین کو ننگی گالیاں دیں تو کیا وہ اس کو اظہار کے نام پر برداشت کرلیں گے جب کہ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ عام انسانوں سے بالکل مختلف ہے۔ ہمارا تو ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہمیں ہر چیز جس میں ہمارے والدین، اولاد بلکہ اپنی جانیں بھی شامل ہیں سے بھی بڑھ کر عزیز نہ ہو۔ بظاہر ملالہ نے اپنے والد کے خیالات کی ہی وجہ سے اپنی کتاب میں جنرل ضیاء سے اس قدر نفرت کا اظہار کیا کہ اس حقیقت کو بھی نظر انداز کر دیا کہ دو عورتوں کی گواہی کو ایک مرد کی گواہی کے برابر قرار دینا اللہ کا قانون ہے کسی انسان کا نہیں۔ ملالہ نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ اور اس کے والد نے قرآن کو سمجھ کر پڑھا مگر شاید اس کے نام کو استعمال کرنے والے یہ بھول گئے کہ یہی قرآن واضح کرتا ہے کہ جو اللہ کے قانون کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی کافر ہیں، وہی ظالم ہیں اور وہی فاسق ہیں۔ ملالہ لکھتی ہے کہ قرآن کہاں کہتا ہے کہ عورت مرد کے dependent تو اس کا جواب سورۃ النساء کی وہ آیت ہے جس میں مردوں کو عوتوں پر قوام (نگہبان) بنایا گیا ہے کیوں کہ وہ عورتوں سے زیادہ طاقت اور قوت والے ہیں اور اُن کی کفالت کے بھی ذمہ دار ہیں۔ قادیانیوں کے بارے میں یہ لکھنا کیوں ضروری سمجھا گیا کہ احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں جب کہ ہماری حکومت کہتی ہے کہ وہ غیر مسلم ہیں۔ یہ کنفیوژن پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اجماع اُمّت کے نتیجے میں پاکستان کے آئین میں متفقہ طور پر قادیانیوں (احمدیوں، لاہوری گروپ وغیرہ) کو غیر مسلم کہا گیا۔ ملالہ کو پڑھ کر یہ بات سمجھ میں آنے لگتی ہے کہ امریکا و یورپ جنہوں نے نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں عراق، افغانستان اور پاکستان میں لاکھوں مسلمانوں جس میں ہزاروں ملالائیں شامل تھیں اُن کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے وہ سوات کی اس ملالہ پر کیوں اتنے مہربان ہوگئے اور اس بچی کو کس مقصد کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ باپ نے بیٹی کے نام سے منسوب کتاب میں اپنے انتہائی متنازعہ خیالات کے اظہار کا کیوں ذریعہ بنایا۔ ضیاءالدین کو ضرور سوچنا چاہیے کہ کہیں وہ بیٹی کے معاملہ میں سنگدلی کا مظاہرہ تو نہیں کررہا۔ کاش ملالہ یہ کتاب نہ لکھتی۔

(مطبوعہ: روزنامہ جنگ، ۲۴/ اکتوبر ۲۰۱۳ء)

© rasailojaraid.com